روزنامہ

CPL 61

الفضل

PH: 0092 4524 213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 24- جنوری 2001ء 28 شوال 1421 ہجری- 24- صلح 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 21

اہلِ ایمان یک جان ہوتے ہیں

حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو دیکھے گا کہ اہلِ ایمان باہمی رحم وشفقت اور محبت میں ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں۔ جب کسی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم اس کی خاطر بے خوابی اور تکلیف کا شکار ہو جاتا ہے۔ (بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ جب تک تم ایک وجود کی طرح بھائی بھائی نہ بن جاؤ گے اور آپس میں بمنزلہ اعضاء نہ ہو جاؤ گے تو فلاح نہ پاؤ گے۔ انسان کا جب بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں تو خدا سے بھی نہیں۔ بے شک خدا تعالیٰ کا حق بڑا ہے مگر اس بات کو پہچاننے کا آئینہ کہ خدا کا حق ادا کیا جا رہا ہے کہ مخلوق کا حق بھی ادا کر رہا ہے یا نہیں؟ جو شخص اپنے بھائیوں سے معاملہ صاف نہیں رکھ سکتا وہ خدا سے بھی صاف نہیں رکھتا۔ یہ بات سہل نہیں یہ مشکل بات ہے۔ سچی محبت اور چیز ہے اور منافقانہ اور۔ دیکھو مومن کے مومن پر بڑے حقوق ہیں۔ جب وہ بیمار پڑے تو عیادت کو جائے اور جب مرے تو اس کے جنازہ پر جائے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر جھگڑا نہ کرے بلکہ درگزر سے کام لے۔ خدا کا یہ منشاء نہیں کہ تم ایسے رہو۔ اگر سچی اخوت نہیں تو جماعت تباہ ہو جائے گی۔

(ملفوظات جلد پنجم حاشیہ ص 408)

آپس میں محبت بڑھانے کا ایک طریق تحائف ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع

ایک دوسرے کو تحفے پیش کرو محبت بڑھے گی اور عداوتیں اور رنجشیں دور ہوں گی۔ تو یہ بھی ایک بہت اچھا طریق ہے کہ تحائف کو رواج دیا جائے لیکن جب تحائف دیئے جائیں تو پھر آگے سے کیا سلوک ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں کہ چپ کر کے تحفے وصول کرتے رہو اور سمجھو کہ بس ٹھیک ہو گیا بس (اللہ جزا دے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مضمون جو چھیڑا ہے اس کے تمام پہلو بیان فرمائے ہیں فرماتے ہیں کسی شخص کو کوئی تحفہ دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اس کا بدلہ دے اگر وہ بدلہ دینے کی یعنی بعینہٖ اسی طرح واپس کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا یا کسی وجہ سے مناسب نہیں سمجھتا۔ بعض دفعہ اگر ویسی ہی چیز واپس کی جائے تو دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہے بجائے حوصلہ افزائی کے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میرا بدلہ اتار دیا گیا ہے۔ تو ہر شخص کے اعلیٰ مزاج یا نسبتاً ادنیٰ مزاج کے مطابق سلوک ہوتا ہے 'بعضوں کو تحفہ دینا ان کے لئے دل بڑھانے کا موجب بنتا ہے۔ بعض پژمردہ ہو جاتے ہیں سمجھتے ہیں کہ اچھا جی ہم تو بڑے پیار سے لائے تھے کہ کچھ ہمارا احساس رہے گا۔ لیکن یہ دے کر ہماری وہ بات ختم کر دی۔ ان کا بھی علاج ممکن ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تعریف کے رنگ میں اس کا ذکر کرے اس کا شکریہ ادا کرے۔ کہے بہت اچھا ہے۔ بہت لطف آیا ہے۔ بہت میرے دل میں اس کے نتیجہ میں تمہارا پیار بڑھا ہے۔ اگر اس نے ایسا کیا تو گویا اس نے شکر کا حق ادا کر دیا تو بدلے سے مراد بالکل مادی بدلے نہیں ہیں جہاں وہ توفیق ہو وہ موقع اور محل کے مطابق فوری نہیں کسی وقت وہ بھی ضروری ہے۔ لیکن اتنا کر دینا بھی اس نصیحت پر عمل درآمد کرنے کے مترادف ہے عین مطابق ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ شکریہ ایسے احسن رنگ میں ادا کرے کہ تحفے والے کا دل خوش ہو جائے یہی

باقی صفحہ 8 پر

درخواست دعا

محترمہ صوفیہ احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا عبدالصمد احمد صاحب لکھتی ہیں۔

خاکسارہ کی والدہ صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت مصلح موعود آج کل کینیڈا میں بیمار ہیں ڈاکٹروں نے 2 آپریشن کرنے کا فیصلہ کیا ہے پہلا آپریشن 25 جنوری کو ہو رہا ہے اور دوسرا آپریشن 28 جنوری کو کمر کا ہوگا۔ نیز خاکسارہ کے والد مکرم ناصر محمد صاحب سیال بھی آج کل کینیڈا میں بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ہر دو کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے والدین کو کامل شفاء عطا فرمائے۔

ضرورت سپرنٹنڈنٹ

احمدیہ ہوسٹل دارالحمد لاہور

نظارت تعلیم کو "دارالحمد" احمدیہ ہوسٹل لاہور کے لئے ایک ایسے سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے جو کہ ہوسٹل کا نظم ونسق چلانے کی اہلیت رکھتا ہو طلباء کی راہنمائی و نگرانی کے ساتھ ساتھ ہوسٹل کے انتظامی معاملات کی ایڈمنسٹریشن کے فرائض بھی سرانجام دینے ہوں گے۔ (حد عمر 35 تا 55 سال)

لاہور جیسے بڑے شہر کی ضروریات کے مطابق پرکشش ماہانہ الاؤنس دیا جائے گا۔

مندرجہ بالا پوسٹ کے اہل خواہشمند احمدی احباب سے گزارش ہے کہ مکمل کوائف کے ساتھ امیر صاحب / صدر صاحب جماعت / صدر صاحب محلہ / امیر صاحب ضلع سے مصدقہ بنام ناظر تعلیم اپنی درخواست (مع ایک عدد پاسپورٹ سائز تصویر) نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جلد از جلد پہنچا دیں۔

انٹرویو مورخہ 2001ء-1-25 بروز جمعرات بوقت صبح نو بجے نظارت تعلیم ربوہ میں ہو گا (جس کی اطلاع الگ سے نہیں کی جائے گی)۔ بروقت تشریف لا کر ممنون فرماویں۔ نیز اپنے اصل کاغذات (اسناد وغیرہ) ہمراہ لائیں۔

(نظارت تعلیم)

عرفانِ حدیث

نمبر 69

مرتبہ: عبدالسمیع خان

قابل رشک مجلس

حضرت ابوسعید خدریؓ اور حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے۔

(جامع ترمذی کتاب للدعوات باب فی القوم یجلسون)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سورۃ توبہ کی آیت 119 کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اب میں آپ کے سامنے وہ مضمون رکھتا ہوں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے (۔) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (۔) اور سچوں کے ساتھ شامل ہو جاؤ۔ یہ آیت کریمہ میں نے اس لئے منتخب کی تھی کہ اس سے پہلے خطبے میں میں نے جماعت کو نصیحت کی تھی کہ بدوں سے پرہیز کرو اور جتنا دور بھاگ سکتے ہو بدوں سے دور بھاگو اور نیکوں کی مجلس میں بیٹھو کیونکہ بدوں سے خالی بھاگنا کافی نہیں۔ سوال یہ ہے کہ کس طرف بھاگو۔ اگر بدوں سے بھاگو گے تو اس سے بہتر مجلس پیش نظر ہونی چاہئے اور یہی وہ مضمون ہے جسے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے خوب کھول کھول کر بیان فرمایا ہے اور حضرت مسیح موعود...... نے بھی اسی مضمون پر بہت روشنی ڈالی ہے۔

پہلی روایت جو اس وقت میرے سامنے ہے یہ جامع الترمذی سے لی گئی ہے اور حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں۔ عن الاغرابی مسلم انہ شھد علی ابی ھریرہ وابی سعید الخدری کہ اغرابو مسلم ابوہریرہؓ اور سعید الخدریؓ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا جس کے جواب میں ابوہریرہؓ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے اسے فرشتے اپنے جلوں میں لئے رہتے ہیں ان کو رحمت الٰہی ڈھانپے رکھتی ہے اور ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں بھی کرتا ہے۔

یہ جو آخری فقرہ ہے جو بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ جو قوم اللہ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے اس پر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ اب ذکر الٰہی تو ایک دن رات کا مومن کا مشغلہ ہے لیکن مجلس کے طور پر اگر ذکر الٰہی ہو رہا ہو تو ایک خاص موقع بن جاتا ہے اور اس وقت آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ یہ مضمون حضور اکرم ﷺ نے اور بھی بہت سی جگہ بیان فرمایا ہے۔

میں اس طرف خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ جو فرشتوں کے نزول کے عادی ہوں، جن کی مجالس پاک ذکر سے بھری ہوئی ہوں، وہ ایک لمحہ کے لئے برداشت کیسے کرسکتے ہیں کہ ان مجالس کی طرف بھی رجوع کریں جہاں ذکر الٰہی کی بجائے دین پر گند اچھالا جاتا ہو۔ اس لئے دونوں باتیں اکٹھی چل ہی نہیں سکتیں۔ جو لوگ ذکر الٰہی کی مجالس کے عادی ہوں ان کا وہم و گمان بھی اس طرف نہیں جاسکتا کہ بدوں کی مجلس میں بھی جھانک کے دیکھیں کہ وہ کہیں بری باتیں تو نہیں کر رہے یا کوئی اچھی بات کر رہے ہیں۔ اس لئے جو غلط فہمیاں میں نے پچھلے خطبے میں دور کی تھیں ان کو پھر میں دوبارہ آپ کے سامنے کھول کر رکھ رہا ہوں کہ اس غلط فہمی میں ہرگز جتلا نہ ہوں کہ نیک لوگ بدوں کی صحبت کا تصور بھی کرسکتے ہوں۔

ایک اور روایت ہے حضرت ابن عباس ؓ سے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ای جُلساء ناخیر کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسولؐ کس کے پاس بیٹھنا بہتر ہے۔ اس کے جواب میں آپؐ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے۔

اب جن لوگوں کی یہ عادت ہو کہ ایسے لوگوں کی مجلس میں بیٹھیں جن کو دیکھ کر خدا یاد آرہا ہو وہ اس مجلس میں جھانک کر بھی کیسے دیکھ سکتے ہیں جن کو دیکھ کر شیطان یاد آئے۔ اس لئے دو متضاد باتیں ہیں۔ انتہائی احمقانہ خیال ہے کہ کبھی کبھی دوسروں کی مجلس میں بھی چلے جاؤ جہاں شیطان کا ذکر خیر چل رہا ہو۔ اس لئے خوب اچھی طرح آنحضور ﷺ کے ان الفاظ کو سنیں۔ آپؐ تے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے، جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو یعنی یاوہ گوئی نہ کر رہا ہو بلکہ جب کوئی بات کرے تو تمہارے علم میں، خواہ کیسا ہی علم ہو، اس میں اضافہ ہو۔ اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے۔ جس کے نیک عمل کے نتیجے میں تمہیں یہ خیال آئے کہ یہ تو آخرت کی تیاری کر رہا ہے میں نے کیا تیاری کی ہے۔ اس پہلو سے وہ بھی آخرت کی تیاری کی طرف متوجہ ہو۔

(الفضل 13 جولائی 98ء)

مجلس مقامی اور غرباء کی خدمت

○ گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیدالفطر کے موقع پر ربوہ کے خدام و اطفال کو اپنے پیارے امام کے ارشادات کی روشنی میں شعبہ خدمت خلق میں نمایاں کام کی توفیق ملی۔ عید کے موقع پر اپنے تمام بھائیوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے ایک لمبے عرصے سے یہ سلسلہ جاری ہے کہ خشک راشن جس میں سویاں، چاول، گھی، چینی اور بعض دیگر سامان شامل ہوتا ہے اس کے پیکٹ بنا کر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ اس بار ربوہ بھر میں صرف مجلس مقامی کی طرف سے اشیاء خورد و نوش کے 1147 پیکٹ تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ محلہ جات نے بھی اپنی طرف سے عید کے موقع پر اشیاء خورد و نوش کے پیکٹ تقسیم کئے ان سب کی مالیت کا اندازہ 266411 روپے ہے۔

نادار قیدیوں میں راشن کی تقسیم

جیل کے نادار قیدیوں میں راشن کی تقسیم کے لئے اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے ایک وفد نے جیل کا دورہ کیا اور وہاں مستحق قیدیوں میں 250 پیکٹ اشیاء خورد و نوش کے تقسیم کئے۔ اس کے علاوہ جیل میں قید خواتین کے شیرخوار بچوں کے لئے بھی ربوہ کے اطفال نے نیڈو دودھ کے ڈبے بھجوائے۔ نیز جیل میں قید ٹی بی کے دو مریضوں کی نقد امداد بھی کی گئی۔

گفٹ پیکس کی تقسیم عید کے روز ربوہ کے مختلف اطفال میں 400 گفٹ پیکس تقسیم کئے گئے جو کہ چاکلیٹس، بسکٹس، جوس، ٹافیوں اور جیلی وغیرہ پر مشتمل تھے۔ اس کے علاوہ دارالضیافت کی طرف سے 100 ڈبے مٹھائی کے موصول ہوئے تمام گفٹ پیکس اور مٹھائی کے ڈبے اطفال مقامی ربوہ کی عاملہ نے عید کے روز مختلف اطفال کے گھروں میں جاکر ان کو پیش کئے اس طرح ان بچوں اور ان کی عید کی خوشیاں دوبالا کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی ان مساعی کو قبول فرمائے۔ آمین

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھولوں کو جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں
خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں
اس کی طرف ہے ہاتھ ہر اک تارِ زلف کا
جھراں سے اس کی رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں
ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے التہاب میں
ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب و نقاب میں
(درثمین)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

مکرم کمال یوسف صاحب

قسط اول

فیرو آئی لینڈ (Faroe Islands) میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ دعوت الی اللہ

خلافت رابعہ کے عہد سعید میں بحر اوقیانوس شمالی میں نیا محاذ

15 جولائی 1989ء کو فیرو آئی لینڈز کی مذہبی تاریخ کا بے حد خوش قسمت دن تھا جب پہلی مرتبہ بریڈ فورڈ (برطانیہ) سے جماعت احمدیہ کے پہلے مبشر مکرم طاہر سلیمی صاحب اور وہاں کے سیکرٹری دعوت الی اللہ مکرم و محترم ناصر احمد امینی صاحب نے ایک ہفتہ کے لئے دورہ پر تشریف لا کر احمدیت کے پیغام کو فیرو آئی لینڈز کے چار جزیروں کے مقامی باشندوں تک پہنچانے کی اول ہی اول سعادت حاصل کی۔

گیارہ سال بعد' سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق مکرم خواجہ عبدالباسط صاحب' امیر جماعت احمدیہ ڈنمارک نے خاکسار اور مکرم کمال احمد صاحب کروگ' سیکرٹری دعوت الی اللہ ڈنمارک کے ایک وفد کو احمدیت کا مقدس پیغام پہنچانے اور وہاں احمدیت کے پیغام کو از سر نو تازہ کرنے اور احمدیت کا پودا لگانے کے لئے بھیجا۔

یہ وفد 3 جون بروز ہفتہ کی صبح ساڑھے دس بجے دعاؤں کے ساتھ بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن سے بذریعہ کار روانہ ہو کر اسی روز شام آٹھ بجے ڈنمارک کی بندرگاہ Hanstholm پہنچا اور پھر Smyril-Line کے بحری جہاز Norrona سے روانہ ہو کر 5 جون بروز سوموار صبح چھ بجے' 31 گھنٹوں میں 790 سمندری میل سفر کر کے تورش ہاؤن (Tors Havn) فیرو آئی لینڈ کے دارالخلافہ بفضل اللہ خیریت سے پہنچا۔ اور پھر چار روزہ دورہ سے فارغ ہو کر 9 جون بروز جمعۃ المبارک (اس روز فیرو آئی لینڈ میں عیسائیت کے ایک ہزار سالہ قیام کے جشن میں شمولیت کے لئے ڈنمارک کی ملکہ نے بھی تورش ہاؤن آنا تھا) صبح آٹھ بجے اسی بحری جہاز سے روانہ ہو کر خدا کے فضل سے اتوار کی شام ساڑھے چار بجے ڈنمارک کی بندرگاہ Hanstholm پہنچے اور پھر بذریعہ کار ساڑھے دس بجے بیت نصرت جہاں کوپن ہیگن پہنچے۔ اس دورہ کی مختصر روئیداد پیش خدمت ہے۔

ایک فلاحی ریاست

فیرو آئی لینڈز مملکت ڈنمارک کے تحت ایک نو آباد' خود مختار فلاحی ریاست ہے' ان کی زبان ڈینش زبان سے الگ' مگر نورش خاندان سے تعلق رکھنے والی ایک مستقل اپنی زبان ہے۔ ان کا اپنا جھنڈا' اپنی کرنسی اور اپنی پارلیمنٹ ہے۔

اس کے اٹھارہ جزائر پر مشتمل وسیع علاقہ کا سمندر ایک نہ ختم ہونے والا مچھلیوں کا اپنا جہان رکھتا ہے۔ اس کی آلودگی سے پاک و صاف ستھری فضا میں ان گنت آبی پرندوں کی چہل پہل رہتی ہے۔ اور اس کی سرسبز و شاداب وادیوں اور گھاٹیوں میں لاکھوں سفید' اودی اور ایک دم کالی پشم سے لدی پھندی بھیڑوں کی بھیڑ میں 44 958 نفوس پر مشتمل ایک مختصر بلکہ مختصر ترین آبادی ساری دنیا سے الگ تھلگ امن و امان کا سانس لے رہی ہے۔

فیرو آئی لینڈز ناروے اور آئس لینڈ کے عین وسط میں سکاٹ لینڈ کے شمال مغرب میں شٹ لینڈ سے 230 بحری میل دور شمالی بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔ سولہ ہزار نفوس پر مشتمل اس کا دارالخلافہ جو اس کی مرکزی بندرگاہ اور مرکزی مطار بھی ہے سکنڈے نیویا کے بحری قزاق جو "وائی کنگ" کہلاتے تھے' کے خدا "تھور" کے نام پر "تھورش ہاؤن" (Torshavn) یعنی "تھور خدا کی بندرگاہ" کہلاتی ہے۔ جمعرات کے دن کا نام تھورش ڈے (انگریزی میں تھرسڈے) اسی خدا کے نام پر ہے۔ یہاں کے سمندر کے بطن میں خلیج کے گرم پانی کی لہروں کی رو کا سارا سال دور دورہ رہتا ہے۔ اس لئے باوجود کڑی سردیوں کا علاقہ ہونے کے سمندر کے پانی کا درجہ حرارت درجہ انجماد سے ورے ہی رہتا ہے۔ اور سطح زمین پر بھی سخت جاڑے کے موسم میں بھی درجہ حرارت تین سنٹی گریڈ (جسے مقامی تھرما میٹر کے نام سے سیلسیس کہتے ہیں) سے نیچے نہیں گرتا۔ برف تو خیر پڑتی ہے مگر سطح زمین پر شیشہ ہونے سے پہلے ہی پگھل جاتی اور گرمیوں میں اوسط درجہ حرارت گیارہ ڈگری رہتا ہے۔ گرمیوں میں ہوا بعض دفعہ بلکہ اکثر اچانک جھکڑ میں تبدیل ہو کر خنک ہو جاتی ہے۔ اس لئے جہاں احتیاط پسند مقامی لوگ کڑی دھوپ میں بھی مقامی بھیڑوں کی اون کے خوبصورت' یکدم گرم سویٹر اور بعض مقامی اون کے گرم لمبے کوٹ پہنے رکھتے ہیں۔ وہاں نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد قمیص پتلون میں بھی بڑی ساتھ کے ساتھ چہل قدمی کرتے دکھائی دیتی ہے۔

رہائشی مکانات زیادہ تر مضافاتی بنگلوں کی صورت میں ہیں جن کی تعمیر میں مقامی لکڑی زیادہ اور سودیشی چونہ و گچ کم ہے۔ ہر مکان کا رنگ و روغن الگ ہے۔ گنتی کی چند عمارتیں پانچ چھ منزلہ ان کے خلاف سر اٹھاتی نظر آتی ہیں۔

زمین چونکہ لاوا کے سیال سے مرکب ہے اس لئے درخت کو جڑ پکڑنے کے لئے گز بھر مٹی بھی میسر نہیں اس لئے جہاں انسانوں کا کال ہے وہاں درخت بھی خالی ہیں مگر سیاہ پتھریلی ننگی بچی پہاڑیوں کے دامن میں سبزہ زار دعوت نظارہ دیتا ہے۔

مچھلی ان کی سب سے بڑی صنعت ہے۔ پھر بھیڑ کی اون اور حنوط زدہ آبی پرندے۔ سمندر سے تیل نکلنے کے جس قدر امکانات بڑھ رہے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھ کر ڈنمارک سے علیحدہ ہو کر خود مختار ریاست بننے کی تحریک بھی خصوصیت سے علیحدگی پسند نوجوانوں میں زور پکڑتی جا رہی ہے۔

عیسائیت کی آمد

آج سے ٹھیک ایک ہزار سال قبل' ماہ جون میں' جس میں ہمیں بھی دعوت حق کی توفیق ملی' فے روز کے بد مذہب قزاقوں کو صلیبی مذہب نے زیر کیا۔ گو اس سے قبل آئرلینڈ کے مسیحی رہبان' پرسکون ماحول کی تلاش میں' اپنے تخلیہ کے لئے یہاں آکر اپنا تکیہ تعمیر کر چکے تھے مگر انہیں مقامی لوگوں میں عیسائیت کو فروغ دینے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ فے روز کو عیسائیت کے چنگل میں لانے کی اول ہی اول صلیب جس کے گلے کا ہار بنی وہ ناروے کا ایک عیسائی مناد سگمندار بستیسن (Sigmundar Bestisson) تھا۔

عیسائیت نے کس رنگ میں اس علاقہ میں اپنے پاؤں جمائے یا مقامی وائی کنگ کا گلا دبایا' اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حال ہی میں جشن ہزاری کے موقع پر ایک جرنلسٹ ڈنجال ہانیگورڈ (Danjal Hojgaard) اخبار "News formisitor 2000" میں "تھورش ہاؤن بندرگاہ میں عیسائی عبادت" کے عنوان کے ماتحت لکھتا ہے کہ "ہماری قصص و روایات کے مطابق سگمندار بستیسن نے ایک ہاتھ میں بائبل لی اور دوسرے میں ہاتھ میں تلوار" اور فے روز کو عیسائی بنا دیا۔ اس وقت فے روز سو فیصد عیسائی ہیں۔ اسی فیصد عیسائیوں کا تعلق' اور یہ تعلق صرف رسمی یا اسمی نہیں' ڈنمارک کے ریاستی چرچ پروٹسٹنٹ سے ہے۔ دس فیصد عیسائی برطانیہ کے پلیمتھ اخوان فرقہ سے ہے۔ پلیمتھ اخوان فے روز میں عیسائیت کی نشاۃ ثانیہ کی متحرک ترین تحریک سے تعلق رکھتے ہیں۔ کیتھولک اور چند ایک اور "مقامی مشن" کی اقلیتیں بھی ہیں اور حال ہی میں بہائیوں نے بھی پر پرزے نکالے ہیں اور اپنا ٹیمپل بھی تعمیر کیا ہے۔ فے روز کی عیسائیت پورے دم میں بھی ہے اور اس سے زیادہ خم میں بھی۔ چالیس ہزار کی آبادی میں ساٹھ سے زیادہ چرچ ہیں جہاں باقی عیسائی دنیا میں چرچ سے غیر حاضری ایک عالمی مسئلہ ہے وہاں فے روز کے چرچوں میں خوب گہما گہمی رہتی ہے۔ بڑی عمر کے عیسائی بڑے فعال ہیں۔ جہاں باہمی فرقہ وارانہ بحث و مباحثہ روز روز کا رگڑا جھگڑا ہے وہاں فے روز کے عیسائیوں کا ڈنمارک کے ریاستی چرچ سے بھی اعلانیہ تنازعہ چل رہا ہے۔ جس وقت ہم فیرو آئی لینڈز میں دعوت حق میں مصروف تھے اس وقت یہ تنازعہ ایک مکمل بغاوت کی صورت اختیار کر چکا تھا۔

عصبیت

ان کی مذہبی عصبیت کا یہ حال ہے کہ جب ہم

باقی صفحہ 6 پر

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی غیر مطبوعہ کتاب

"بیاض قدسی" سے نہایت دلچسپ اور عجیب واقعہ

(محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مورخ احمدیت)

بابرکت وجود

علامہ حضرت مولانا صوفی غلام رسول صاحب راجیکی (بیعت ستمبر اکتوبر 1897ء وفات 15 دسمبر 1963ء) سلسلہ احمدیہ کی بزرگ اور عبقری شخصیت تھے۔ آپ کی نسبت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قادیان دارالامان میں خطبہ جمعہ 8 نومبر 1940ء کے دوران ارشاد فرمایا۔

"جیسے یکدم کسی کو پستی سے اٹھا کر بلندی تک پہنچا دیا جاتا ہے اسی طرح خدا تعالیٰ نے ان کو مقبولیت عطا فرمائی۔ اور ان کے علم میں ایسی وسعت پیدا کر دی کہ صوفی مزاج لوگوں کے لئے ان کی تقریر بہت ہی دلچسپ دلوں پر اثر کرنے والی اور شبہات وساوس کو دور کرنے والی ہوتی ہے۔ گزشتہ دنوں میں شملہ گیا۔ تو ایک دوست نے بتایا کہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی یہاں آئے اور انہوں نے ایک جلسہ میں تقریر کی۔ جو رات کے گیارہ ساڑھے گیارہ بجے تک ختم ہوئی۔ تقریر کے بعد ایک ہندو ان کی منتیں کر کے انہیں اپنے گھر لے گیا۔ اور کہنے لگا کہ آپ ہمارے گھر چلیں آپ کی وجہ سے ہمارے گھر میں برکت نازل ہوگی"۔

(الفضل قادیان 19 نومبر 1940ء صفحہ 5 کالم 1)

روح پرور تصنیف

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے آپ کی مشہور عالم کتاب "حیات قدسی" کو "روح پرور تصنیف" قرار دیتے ہوئے رقم فرمایا:

"واقعات بہت دلچسپ ہیں اور جماعت میں روحانیت اور تصوف کی چاشنی پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ہو سکتے ہیں"

حسب ذیل نہایت دلچسپ سبق آموز اور عجیب واقعہ حضرت مولانا راجیکی صاحب کی خودنوشت مگر غیر مطبوعہ "بیاض قدسی" سے ماخوذ ہے۔ اس قلمی بیاض کا زمانہ تالیف..... اندرونی شہادت کے مطابق 1953ء ہے اور 310 صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ بیش قیمت قلمی نسخۂ بیاض محترم ڈاکٹر عبدالشکور صاحب مرحوم نیشنل ہاسپٹل کچہری بازار سرگودہا نے اپنی وفات سے کچھ عرصہ قبل بعض نہایت قیمتی عربی کتب کے ساتھ راقم الحروف کو مرحمت فرمایا تھا۔ محترم جناب ڈاکٹر صاحب مرحوم اور ان کے والد ماجد ڈاکٹر عبداللطیف صاحب ایم بی بی ایس دونوں ہی جماعت احمدیہ سرگودھا کے نہایت مخلص رکن اور خلافت کے شیدائی و فدائی تھے۔

مرنے کے بعد ہم کو زمیں میں نہ کر تلاش
ہم عارفوں کے سینہ میں رکھتے ہیں بود وباش

بیاض قدسی کا دیباچہ

حضرت مولانا صاحب "بیاض قدسی" کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"بیاض قدسی جس میں کئی طرح کے نسخے جو مختلف سفروں میں اور مختلف حذاق اور اصحاب تجربہ سے حاصل ہو سکے۔ بغرض خدمت خلق و علاج امراض مرضیٰ تحریر کئے گئے تا عندالضرورت ان سے بفضلہ تعالیٰ و توفیقہ استفادہ کیا جا سکے..... بقلم خاکسار ابوالبرکات قدسی"

ان تعارفی معروضات کے بعد اب قارئین "الفضل" "بیاض قدسی" سے حضرت علامہ کی رقم فرمودہ تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ (حضرت میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور اور حضرت میاں عبدالعزیز صاحب مغل نے جن کا اس میں تذکرہ ہے بالترتیب 16 مئی 1920ء اور یکم مارچ 1943ء کو انتقال فرمایا)

بڑھاپے میں تیز نظر اور کالے بال

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ:

"محترم جناب میاں چراغ دین صاحب رئیس لاہور کے مکان واقع بیرون دہلی دروازہ لاہور الموسوم مبارک منزل جہاں میں سالہا سال درس قرآن دیتا رہا۔ حضرت میاں صاحب موصوف کے مزارعین جو ان کی زمین کے کاشتکار تھے۔ اس خاندان کی ایک عورت معمرہ اور 100 سال کے قریب کی تھی لیکن اس کے بال سیاہ اور نظر ایسی کہ اپنے مزارعین بچوں کے بچوں کی بیویوں کے سر سے جوئیں اور لیکھیں نکال کر صاف کرتی۔ اس کا نام مائی عمری مشہور تھا۔ ایک دن حضرت بھائی چراغ دین صاحب کے صاحبزادہ میاں عبدالعزیز صاحب جنہیں عام طور پر لوگ مغل کے نام سے ذکر کرتے۔ انہوں نے اپنے مزارعین کے خاندان کی اس معمرہ بوڑھی مائی عمری سے دریافت کیا کہ مائی عمری! ایک بات تجھ سے پوچھنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ باوجودیکہ تیری عمر بڑھاپے کو پہنچی ہوئی ہے تیرے بال بھی سیاہ ہیں اور تیری نظر بھی جوانوں اور بچوں کی طرح سے تیز ہے اور باوجودیکہ تیرا قد و قامت لمبا ہے اور تو ویسے بھی لاغر ہے تیری کمر بھی سیدھی ہے اور بڑھاپے سے جھکی نہیں یہ کیا بات ہے۔

مائی عمری نے جواب میں کہا کہ پشت در پشت ہمارے خاندان میں ایک نسخہ چلا آتا ہے وہ ہم سب عورتیں اور مرد استعمال کرتے رہتے ہیں اس کے استعمال کی وجہ سے ہمارے بالوں کی سیاہی اور نظر اور کمر درست رہتی ہے بلکہ ہمارے مردوں میں مردانہ عوارض جریان وغیرہ اور سرعت کبھی نہیں ہوا اور نہ ہی عورتوں کو رحم کے عوارض سے کوئی عارضہ جیسے عام عورتوں کو قلت یا کثرت کی شکایت یا سیلان رحم یا بانجھ پن کا مرض کبھی عارض ہوا ہے۔ اس پر بھائی عبدالعزیز صاحب نے پوچھا کہ مائی عمری کیا وہ نسخہ تو ہمیں بتا کر مشکور اور ممنون کر سکتی ہے اس پر اس نے کہا کہ آج تک یہ نسخہ ہم نے اپنے خاندان سے باہر نہیں نکلنے دیا لیکن آپ چونکہ جناب میاں چراغ دین صاحب کے فرزند ہیں اور حضرت بھائی صاحب ہمارے بہت بڑے بزرگ ہیں ان کے احترام کی پاس کی خاطر صرف تجھے آج یہ نسخہ بتا کر خاندان سے باہر نکالنے لگی ہوں۔

مفید اور کارآمد نسخہ

نسخہ حسب ذیل ہے:۔

درخت ببول جو جوان ہو اور اس پر کانٹے اور پھول اور کالی رس جو ایسے درختوں سے نکل نکل کر بہنے لگ جاتی ہے اور گوند بھی نکلتی ہے ایسے جوان درخت کو جب پھلیاں لگیں اور ابھی دودھ پڑنے والا ہو اور دانے ابھی نہ پڑے ہوں اس وقت ہم ان پھلیوں کو اتار کر ان کے ہم وزن کھانڈ دیسی لیکر تہ بہ تہ بڑے بڑے برتنوں میں جو دودھ لسی کے استعمال سے مستعمل ہو چکے ہوں ان میں پہلے نیچے کھانڈ کی تہ بچھا کر اوپر کچی پھلیوں کی تہ رکھ دیتے ہیں پھر اسی طرح تہ بہ تہ یہاں تک کہ سب سے نیچے کی تہ اور سب سے اوپر کی تہ کھانڈ کی ہو اور برتن کا منہ چینی سے بند کرکے اسکے اوپر کپڑا دیکر پلیٹ دیتے ہیں اور ڈھانپ دیتے ہیں اور کم از کم اکیس دن غلہ گندم یا غلہ جو کی گہی یا بھڑولی یا کسی برتن میں غلہ کے درمیان وہ برتن دوائی والا رکھ دیتے ہیں تا اچھی طرح سے پھلیاں اور میٹھا آپس میں ملکر گداز ہو کر مخلوط ہو جاوے بعد میں اگر چالیس دن تک بھی رکھ سکیں تو اور بھی اچھا ہے۔ پھر اس کے مدبر ہونے پر ہم لوگ ہر صبح اور سونے کے وقت ایک ایک تولہ یا اس سے کچھ کم وبیش بھی کیا عورتیں اور کیا مرد استعمال کرتے ہیں۔

بس یہی ایک نسخہ ہے جو ہماری جسمانی طاقت اور نظر اور بالوں کی سیاہی کو اور کمر کی درستی کو بحال رکھنے کے لئے ہمارے جسم اور بدنی طاقتوں کے لئے ستون کا کام دیتا ہے۔ یہ نسخہ واقعی فوائد مذکورہ کے لحاظ سے ایک نعمت عظیمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو علاوہ امراء کے غرباء کے لئے بھی سہل الحصول ہے"

("بیاض قدسی" صفحہ 185 تا 187 غیر مطبوعہ)

کیا آپ کے بچوں نے قرآن پاک کا دور مکمل کر لیا ہے

مکرم و محترم شیخ ناصر احمد صاحب مرحوم کے خودنوشت سوانح حیات

خاکسار شیخ ناصر احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں تعلیم کی غرض سے نو برس کی عمر میں قادیان آیا۔ پہلے دو سال اباجان مرحوم حضرت ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب کے دلی دوست (تایا جان) حضرت ملک غلام فرید صاحب مرحوم کے گھر میں رہا۔ جو ان دنوں دعوت الی اللہ کی خاطر بلاد عربیہ میں قیام رکھتے تھے۔ 1934ء میں خاکسار نے میٹرک کا امتحان قادیان سے پاس کیا۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب خاکسار کے ہم جماعت تھے۔ 1934ء میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے خاکسار گورنمنٹ کالج لائلپور میں داخل ہوا۔ 1938ء میں بی اے کا امتحان پنجاب یونیورسٹی سے پاس کیا۔

1938ء میں غالباً اپریل کے مہینہ میں دو اہم واقعات ہوئے اول مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی طرف سے کیا گیا۔ دوئم تحریک جدید جس کی ابتداء 1934ء کے آخری مہینوں میں ابتداً تین سال کے لئے کی گئی تھی۔ اسے 1938ء میں مزید سات سال کے لئے ممتد کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ابتدائی تحریک میں جو تین سالہ وقف کا مطالبہ کیا گیا تھا اسے مطالبہ وقف زندگی میں تبدیل کر دیا گیا۔ اس وقف زندگی کے لئے دنیوی تعلیم کا معیار بی اے لازمی قرار دیا گیا۔ دینی تعلیم والوں کے لئے مولوی فاضل ہونا ضروری تھا۔ اسی سال یعنی 1938ء ماہ جون میں جب بی اے کا نتیجہ نکل آیا تو خاکسار نے وقف زندگی کا خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھ دیا۔ لیکن دیر تک اس خط کا کوئی جواب نہ آیا۔ اسی سال حضور سندھ کے دورہ پر تشریف لائے۔ جہاں خاکسار ان ایام میں قیام پذیر تھا۔ حضور سے ملاقات کے دوران وقف زندگی کے بارہ میں عرض کی گئی تو فرمایا کہ پہلے خط کا تو پتہ نہیں کہاں ہے۔ اب دوبارہ خط بھجوا دیں اس دوسرے خط کا جواب قادیان سے یہ آیا کہ یہ وقف پہلے وقفوں کی طرح نہیں ہے بلکہ جان مار دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے استخارہ کریں پھر لکھیں۔ چنانچہ بعد استخارہ تیسری بار وقف کی درخواست بھجوائی گئی۔ جس پر جواب میں حضور نے جلسہ سالانہ کے موقع پر خاکسار کو قادیان طلب فرمایا۔

1938ء کے جلسہ سالانہ کے بعد خاکسار نے انٹرویو کی غرض سے مورخہ 12 جنوری 1939ء کو (جس دن حضور کی پچاسویں سالگرہ تھی) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات کی۔

خاکسار کے ہمراہ محترم مولوی عبدالرحمٰن انور صاحب تھے۔ جنہیں حضور نے ابتدائی زمانہ میں دفتر تحریک جدید کا انچارج مقرر کیا ہوا تھا۔ انٹرویو کے بعد خاکسار کو ہدایت ہوئی کہ "دارالمجاہدین" میں رہائش اختیار کرلوں۔ ان دنوں واقفین زندگی تعلیم و تربیت کی غرض سے محلہ دارالفضل قادیان میں ایک مکان میں رہتے تھے۔ جسے اس نام سے پکارا جاتا تھا۔ واقفین کو ایک ملاقات کے موقع پر حضور نے فرمایا کہ آپ لوگ ابھی باہر تو گئے نہیں "مجاہد" کیسے بن گئے؟ چنانچہ اس کے بعد اس مکان کو دارالواقفین کا نام دے دیا گیا۔ آج کل مرکز سلسلہ میں مربیان کی درسگاہ جو جامعہ احمدیہ کے نام سے موسوم ہے اس کی بنیادیں اسی "دارالواقفین" میں رکھی گئی تھیں۔ پہلا گروپ قریباً سات برس اس تربیت کے دور میں سے گزرا۔ نصاب وغیرہ کے سلسلہ میں یہ گروہ واقفین کا بہت سے تجربات کی آماجگاہ بنا۔ تاہم یہ سب قیمتی اثاثہ تھا۔

لیکن اہم تربیت وہ تھی جو ہمیں خلیفہ وقت کے ذریعہ براہ راست حاصل ہوئی۔ خاکسار کے دارالواقفین میں داخل ہونے سے قبل دس احباب زندگیاں وقف کر کے وہاں رہائش پذیر ہو چکے تھے اور اسی ترتیب سے ان کے رول نمبر تھے۔ خاکسار کا رول نمبر 11 تھا۔ رول نمبر 1 کے حامل ہمارے قابل احترام دوست اور دلی بھائی مکرم پروفیسر ڈاکٹر خلیل احمد ناصر مرحوم تھے۔ جو 14 اپریل 1986ء کو امریکہ میں وفات پا کر ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے۔ انہوں نے مجلس خدام الاحمدیہ کے ابتدائی سالوں میں نہایت شاندار خدمات بطور جنرل سیکرٹری کے (اس عہدہ کو بعد میں "معتمد" کا نام دیا گیا) ادا کیں۔

1939ء میں دارالواقفین میں داخل ہونے کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں خاکسار نے پہلے بطور مہتمم وقار عمل کام کیا اور اس کے کچھ عرصہ بعد مہتمم خدمت خلق کے طور پر کام کرتا رہا۔

ان دنوں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی میٹنگز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب (جو صدر مجلس خدام الاحمدیہ تھے) کے مکان "النصرۃ" (محلہ دارالانوار) میں منعقد ہوا کرتی تھیں۔ کچھ عرصہ بعد خدام الاحمدیہ کا دفتر بھی محلہ دارالانوار میں تعمیر ہو گیا۔

1939ء کا جلسہ خلافت جوبلی کا جلسہ تھا۔ اس غرض کے لئے جلسہ کے معمول کے تین دنوں میں ایک دن کا اضافہ کر دیا گیا سال کے شروع میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے لوائے احمدیت کے تیار کئے جانے کا اعلان فرمایا تا جوبلی کے جلسہ پر اس کی پرچم کشائی کی جاسکے۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ زمیندار احباب میں سے وہ لوگ جنہیں حضرت مسیح موعود کے رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہے وہ کپاس کاشت کریں اور اس کپاس کو رفیقات خواتین سوت کات کر اس سے لوائے احمدیت کے لئے کپڑا تیار کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کو ہدایت ہوئی کہ وہ جھنڈے کا نقشہ تیار کرے۔ چنانچہ مجلس عاملہ کی بہت سی میٹنگز میں لوائے احمدیت ایجنڈا کا اہم حصہ رہا۔ اس سلسلہ میں محترم برادرم ملک عطاالرحمٰن صاحب جو ان دنوں مہتمم تجنید تھے) نے بہت نمایاں کردار ادا کیا۔ دراصل لوائے احمدیت کا نقشہ ان کے دماغ کی پیداوار ہے جس پر مجلس عاملہ میں وقتاً فوقتاً بحث ہوتی رہی۔ اس کے ساتھ ہی لوائے خدام الاحمدیہ بھی تیار کیا گیا۔

جب 1939ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر لوائے احمدیہ پہلی بار لہرایا گیا تو اس کی حفاظت پر ڈیوٹی کا کام خدام الاحمدیہ کے سپرد ہوا اور خاکسار کو بھی یہ سعادت حاصل ہوئی۔ پہرہ دینے والے سب سے پہلے گروپ میں خاکسار بھی شامل تھا۔

"وقار عمل" کا لفظ غالباً ان معنوں میں زبان میں پہلے رائج نہ تھا۔ اس زمانہ کے صدر مجلس صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے جدت طبعی سے یہ نام تجویز فرمایا۔

اس زمانہ میں دفتروں میں لفظ "چپڑاسی" عام استعمال میں آتا تھا۔ حضرت میاں صاحب صدر محترم نے اسے "مددگار کارکن" میں تبدیل کر دیا جو آج تک مستعمل ہے۔

وقار عمل کا اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ہوتا تھا لیکن اس میں ہر عمر کے افراد. انصار اور اطفال بھی شامل ہوا کرتے تھے۔ ایک دفعہ جبکہ ریتی چھلہ کے پاس سٹار ہوزری ورکس کی طرف جانے والی سڑک پر کام ہو رہا تھا۔ تو اس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی شامل ہوئے۔ حضور کو ٹوکری اٹھائے دیکھ کر خاکسار کو بھی خیال آیا کہ اپنے انتظامی فرائض کے علاوہ میں بھی ٹوکری میں مٹی ڈال کر اٹھاؤں۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ تم یہ کیا کر رہے ہو۔ تم سیکرٹری ہو۔ جاؤ دیکھو کہ کام پروگرام کے مطابق ہو رہا ہے یا نہیں۔

ابتدائی زمانہ میں خاکسار کے ذمہ یہ کام بھی سپرد کیا گیا کہ حضور خلیفۃ المسیح الثانی کے خدام الاحمدیہ کے بارہ میں ارشادات کو جمع کر کے ترتیب دوں اور کتابی صورت میں طبع کرواؤں۔ چنانچہ مشعل راہ کے نام سے یہ اقتباسات شائع کئے گئے۔

جب مجلس اطفال الاحمدیہ قائم ہوئی تو شعبہ اطفال کے مہتمم صاحب مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے رکن مقرر ہوئے۔ واقفین زندگی کے سپرد خدام الاحمدیہ کے قریباً سارے کام تھے۔ بعض دفعہ تو عوام کو خدام الاحمدیہ اور واقفین کے کام میں فرق کرنا مشکل ہو جاتا تھا۔ سالانہ اجتماع کا آغاز بھی ہوا۔ ایک موقع پر اجتماع کے دوران کبڈی کا میچ ہو رہا تھا۔ جسے دیکھنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بھی مقام اجتماع پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ بعض خدام نے تالی بجائی۔ جسے حضور نے ناپسند فرمایا لیکن چونکہ تالی بجانے والے بہت دور تھے اس لئے انہیں حضور کی ناپسندیدگی کا علم نہ ہو سکا۔ کچھ دیر بعد پھر تالی بجی جس پر حضور سخت ناراضگی کی حالت میں مقام اجتماع سے واپس تشریف لے گئے۔ آخر مجلس عاملہ مرکزیہ کا ایک وفد حضور کی خدمت میں معذرت کے لئے حاضر ہوا۔ حضور نے ازراہ کرم معاف فرما دیا اور تقریر کے لئے تشریف لائے۔

اپنی کسی ذاتی نیکی. خوبی یا قابلیت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ محض خدا تعالیٰ کا عظیم فضل ہے کہ پہلی مجلس عاملہ مرکزیہ کے ایک رکن یعنی راقم الحروف کو یہ سعادت نصیب ہوئی کہ تحریک جدید کے واقفین زندگی میں سے ممالک غربیہ میں دعوت الی اللہ کی غرض سے بھجوائے جانے کے لئے خاکسار کو چنا گیا۔

1944ء کے دسمبر میں ایک روز نماز مغرب کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بیت مبارک میں احباب کے درمیان تشریف فرما تھے۔ اس مجلس عرفان میں حضور نے خاکسار کو آگے بلا کر فرمایا کہ جنگ ختم ہونے والی ہے تم پاسپورٹ وغیرہ بنوا کر انگلستان کے لئے روانگی کی تیاری شروع کر دو۔ تا وقت آنے پر فوراً باہر جاسکو۔ چنانچہ خاکسار نے اس ارشاد کی تعمیل میں تیاری شروع کر دی۔ 8 مئی 1945ء کو دوسری عالمگیر جنگ یورپ میں تو ختم ہو گئی۔ لیکن جاپان میں

ابھی جاری تھی۔ جولائی میں جب سفری تیاری کا آخری مرحلہ یعنی بحری جہاز میں سیٹ کی منظوری ہوئی ان دنوں کے حالات کے مطابق بڑی تگ و دو کے بعد حکومت ہند کی طرف سے مل گئی۔ تو خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے دو ہفتہ کی چھٹی اس غرض سے لی تا سندھ اپنے والدین سے الوداع ہو آؤں اور جونہی جہاز کی روانگی کی اطلاع ملے بلاتاخیر روانہ ہو سکوں۔ چنانچہ خاکسار 21 جولائی 1945ء کو قادیان سے بظاہر دو ہفتوں کے لئے (لیکن عملاً ساڑھے نو برس کے لئے) روانہ ہو کر 23 جولائی کو کنری سندھ پہنچا۔ 29 جولائی کی شام کو ایک تار ٹامس کک کی طرف سے اور ایک وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے موصول ہوا کہ فوجی بحری جہاز انگلستان کے لئے روانہ ہو رہا ہے جس کا کرایہ 35 پونڈ ہوگا۔ اس میں سوار ہونے کے لئے یکم اگست تک بمبئی پہنچ جاؤ۔ یہ سفر بہت لمبا تھا۔ صرف دو دن باقی رہ گئے تھے۔ آخری عام گاڑی جس پر سوار ہو کر خاکسار یکم اگست کی صبح کو بمبئی پہنچ سکتا تھا۔ تار کے موصول ہونے سے قبل نکل چکی تھی۔ چنانچہ راتوں رات مختلف رنگوں میں کوششیں کر کے اگلی صبح ناصر آباد اسٹیٹ سے کار پر پتھورو جنکشن تک جانے کا انتظام کیا گیا۔ تا وہاں سے ایکسپریس ٹرین لے کر بروقت بمبئی پہنچ سکوں۔ اس سفری تیاری میں محترم میاں عبدالرحیم صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ صاحبزادی امۃ الرشید بیگم نے بہت محبت اور توجہ سے کام کیا اور میرے لئے حالات سازگار بنائے۔ قادیان جانے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ حالانکہ پاسپورٹ۔ ٹکٹ۔ پارچات الغرض سب کچھ وہیں پڑا تھا۔ دفتر تحریک جدید نے برادرم محترم ملک عطاء الرحمن صاحب کو بمبئی روانہ کر دیا تا وہ مجھے وہاں ضروری اشیاء پہنچا دیں۔ اس کے ساتھ ہی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے بمبئی سے ہی مکرم ملک صاحب کے ذریعہ خاکسار کے لئے الوداعی پارٹی کا انتظام کیا۔ تحریک جدید کے واقفین زندگی میں سے بلاد غربیہ کی طرف روانہ ہونے والے پہلے مربی کی حیثیت سے خاکسار بمبئی سے روانہ ہوا۔ 4 اگست 1945ء کو جہاز Arundel Castb جو مشرق بعید سے ہزارہا برطانوی فوجیوں کو انگلستان لے جا رہا تھا۔ بمبئی سے روانہ ہو کر 23 اگست کی صبح یورپ کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوا اور 24 اگست کو ہم جہاز سے اترے۔ خاکسار اسی روز شام تک لندن پہنچ گیا۔ وہاں قریباً سوا سال تک کام کر کے سوئٹزرلینڈ آ گیا۔ اور مشن قائم کیا۔ جس میں خاکسار قریباً 16 برس تک بطور انچارج مربی کام کرتا رہا۔ اس زمانہ کے تین اہم کام یہ ہیں۔ رسالہ "اسلام" کا اجراء۔ جرمن ترجمہ قرآن کریم کی اشاعت۔ سوئٹزرلینڈ میں پہلی بیت الذکر کی تعمیر۔

(ماہنامہ انا ناصر جرمنی - ستمبر 2000ء)

بقیہ صفحہ 3

دورہ کے سلسلہ میں مشورہ کر رہے تھے تو مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن جو ایک عرصہ یہاں رہ چکے تھے نے ہمیں بتایا کہ آج سے چار سال قبل انہوں نے دورہ کے سلسلہ میں یہاں کے مقامی باشندوں سے رابطہ کیا تو انہوں نے مشورہ دیا کہ اگر آپ سیر و تفریح کی غرض سے آنا چاہیں تو سر آنکھوں پر لیکن اگر احمدیت کی اشاعت کی غرض سے آنا ہے تو اپنی جان کو خطرہ مول لے رہے ہو پچھلے دنوں یہوواہ ٹنس والوں نے یہاں آنے کی جرات کی تھی انہیں ہم نے سمندر میں پھینک دیا تھا۔ وہ تو عیسائی تھے تم تو پھر احمدی ہو۔ یہ ہم سے برداشت نہ ہو سکے گا۔ اس لئے ہرگز ادھر کا رخ نہ کرنا۔ اس دھمکی کے باوجود جب ہم نے یہاں آ کر سر بازار سٹال لگایا تو کمال احمد صاحب کروگ سے اکثر یہی سوال کیا جاتا تھا کہ آپ کو کسی نے گزند تو نہیں پہنچائی۔ الحمدللہ خدا کے فضل سے بڑے ہی خوشگوار ماحول میں سب پروگرام مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ مگر جب ہم واپس کوپن ہیگن پہنچے تو ہمیں مکرمی سید مبشر احمد صاحب نائب امیر ڈنمارک نے بتایا کہ انہیں فیرو آئی لینڈز سے بیت نصرت جہاں کے فون پر کسی نے دھمکی دی تھی کہ تمہارے دو مربی یہاں احمدیت کی اشاعت کر رہے ہیں' ہمیں ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہم ان کے بغیر ہی اچھے ہیں' ان کو فوراً واپس بلوا لو اسی میں خیر ہے ورنہ وہ دونوں اور تمہاری بیت کی بھی خیر نہیں۔ الحمدللہ ان کی آپس کی سرپھٹول نے ان کے آزار سے ہمیں محفوظ رکھا۔ ہمیں سمندر کی طغیانیوں سے بھی ڈرایا گیا تھا کہ اگر سمندر متلاطم ہوا جو اکثر جولائی میں ہی رہتا ہے تو سفر بہت تلخ گزرے گا۔ الحمدللہ خدا کے فضل سے سمندر بھی ہمارے لئے مسخر رہا اور زمین پر بھی موسم بہت خوشگوار' بلکہ غیر معمولی خوشگوار رہا۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

کوپن ہیگن سے فیرو آئی لینڈز کا خواہ بحری سفر ہو یا ہوائی بڑا مہنگا ہے۔ مکرم امیر صاحب کی کوشش سے بحری جہاز سے دو سواریوں کا بمع کار اور کیبن کا ٹکٹ خدا کے فضل سے بہت سستا مل گیا۔ اس میں ناشتہ کے ساتھ رہائش بھی شامل تھی۔ وہاں کی مقامی زبان میں ایک دو ورقہ پہلے ڈینش زبان میں مکرمی خرم صاحب' صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے تیار کر کے پھر اس کا ترجمہ اپنے ایک فے روز دوست سے تیار کروا کر دیا۔ مکرمی سیکرٹری صاحب اشاعت عطاء المنان صاحب نے وہاں سٹال اور نمائش کتب کے لئے جن کتب کی ضرورت ہو سکتی تھی اس کے پیکس تیار کروا کر دئے۔ وہاں چونکہ ہمارا کوئی رابطہ نہیں تھا اس لئے سفر سے پہلے یونیورسٹی' کالجز' سکولز' لائبریریاں' ٹاؤن ہال' بشپ' پارلیمنٹ کے سپیکر' ٹورسٹ انفارمیشن بیورو' تمام مقامی نیوز پیپرز' ریڈیو' ٹیلی ویژن' پولیس' میئر' شاپنگ سنٹر وغیرہ کے ایڈریسز حاصل کر کے انہیں فوری طور پر خطوط لکھے گئے۔ کمال احمد کروگ صاحب نے اس سلسلہ میں بہت محنت کی۔ جن سے رابطہ ہو گیا ان کو فون بھی کر دئے گئے۔ خطوط کے ایڈریسز اور خطوط کی ترسیل میں ایم ٹی اے پر ڈینش اسباق دینے والی عزیزہ رضیہ اٹھوال نے ہمارا ہاتھ بٹایا۔

جاری ہے

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر **بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز — ربوہ

مسل نمبر 33105 میں Rukaenah بیوہ مکرم Syarif Anwar مرحوم پیشہ خانہ داری عمر 84 سال بیعت 1943ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-2-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زمین برقبہ 1400 مربع میٹر واقع Dssa Tarunajaya Tasikmalaya انڈونیشیا مالیتی 7500000/- روپے۔ 2- چاول کا کھیت برقبہ 2800 مربع میٹر واقع Dssa Tarunajaya Tasikmalaya مالیتی 40000000/- روپے۔ 3- حق مہر صرف پانچ روپے۔ کل جائیداد مالیتی 47.500.005/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300.900/- روپے ماہوار بصورت فیملی پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Rukaenah انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 U.Tajinan انڈونیشیا گواہ شد نمبر 2

Udin Holiludin انڈونیشیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33106 میں Deti Rostini زوجہ مکرم IJudin Basri پیشہ سرکاری ملازمت عمر 42 سال بیعت 1978ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 2000-4-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم 500.000/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 680.700/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Deti Rostini انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 E.Dimyati وصیت نمبر 28786 گواہ شد نمبر 2 Mukti Apendi وصیت نمبر 29926۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 33107 میں Siti Hasanah زوجہ Junaedi پیشہ سرکاری ملازمت عمر 57 سال بیعت 1959ء ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1999-12-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- حق مہر وصول شدہ انگوٹھی وزنی 3 گرام مالیتی 150.000/- روپے۔ اور نقد رقم 1.300/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 640.000/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ Siti Hasanah جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر 1 E.Dinyati وصیت نمبر 27786 گواہ شد نمبر 2 Mukti Apendi وصیت نمبر 29926۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عطیہ خون خدمت بھی عبادت بھی

اطلاعات و اعلانات

ایک ضروری درخواست

احباب نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزنامہ الفضل تقسیم کرنے والے گھروں میں اخبار پھینک جاتے ہیں اور وہ بعض دفعہ گندی جگہ پر گرتی ہے۔ ہاکرز کو تو اس بارہ میں ہدایت دی گئی ہے لیکن احباب سے بھی التماس ہے کہ وہ اپنے گھروں میں لیٹر بکس لگوائیں تا کہ اس میں اخبار ڈالا جائے۔ یا ایسی مناسب جگہ معین کر لیں جہاں بے حرمتی کا احتمال نہ ہو۔

☆☆☆☆

ولادت

مکرم محمد ارشد نعمان صاحب حال بیلجیئم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29۔دسمبر 2000ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام "سلمان احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد افضل بٹ صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا پہلا پوتا اور مکرم عبدالمجید خالد بٹ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر، سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

○ محترمہ انیسہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم سعید احمد خان صاحب (راہ مولا میں قربان ہونے والے) محلہ باب الابواب ربوہ تحریر کرتی ہیں۔ میرے بیٹے رشید احمد خان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 20-12-2000ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جو سعید احمد خان صاحب (راہ مولا میں قربان ہونے والے) کا پوتا اور مکرم ماسٹر محمد صادق صاحب کا نواسہ ہے۔ نیز چوہدری منظور احمد صاحب (راہ مولا میں قربان ہونے والے) کے نواسے کا بیٹا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت بچہ کو تحریک وقف نو میں قبول فرماتے ہوئے "ولید احمد" نام عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر سعادت مند اور خادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ

○ سنٹر فار انفارمیشن ٹیکنالوجی لاہور (یونیورسٹی آف بلوچستان) نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ BCS، MCS اور PGD کمپیوٹر سائنس۔ درخواست فارم 15۔ فروری تک وصول کئے جائیں گے۔ مزید معلومات کے لئے دیکھئے ڈان 20۔جنوری 2001ء۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

قائدین مجالس اور ناظمین مال توجہ فرمائیں

○ تمام مجالس سال رواں کے بجٹ پر نظر ثانی کر کے قیادت ضلع کو جلد سے جلد مہیا فرما دیں اور ہر قیادت ضلع تمام ضلع کا بجٹ کم از کم 30 فیصد مجموعی اضافے کے ساتھ مرکز جلد سے جلد پہنچانے کا انتظام براہ کرم یقینی بنائے۔ شکریہ

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ۔ پاکستان)

☆☆☆☆☆☆

نکاح

عزیزم مکرم اسامہ انور قریشی صاحب ابن مکرم محمد انور قریشی صاحب نائب ناظر مال آمد کا نکاح ہمراہ عزیزہ سیدہ قرۃ العین گردیزی بنت مکرم سید عبدالباسط صاحب گردیزی Griesheim جرمنی مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ نے مورخہ یکم جنوری 2001ء بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھا۔

عزیز اسامہ انور مکرم محمد اکمل قریشی صاحب افضل برادرز گول بازار ربوہ کا پوتا اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب مرحوم استاد جامعہ احمدیہ کا نواسہ ہے۔ اور عزیزہ سیدہ قرۃ العین مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب کی پوتی اور مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب ابن محترم ڈاکٹر عبدالستار صاحب رفیق حضرت اقدس مسیح موعود کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

مکرم ڈاکٹر اظہار الحق خان صاحب (حال مقیم کینیڈا) ابن مکرم عطاء الحق خان صاحب کا نکاح ہمراہ عزیزہ محترمہ بشریٰ عمارہ صاحبہ بنت محترم ملک محی الدین صاحب آف کوئٹہ بعوض حق مہر/-10000 کینیڈین ڈالر مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب مربی ضلع لاہور نے 15 جنوری 2001ء کو بیت الذکر لاہور میں پڑھا۔

مکرم ڈاکٹر اظہار الحق خان صاحب محترم حاجی ضیاء الحق خان صاحب مرحوم (آف کوئٹہ) کے پوتے ہیں۔ عزیزہ بشریٰ عمارہ اور ڈاکٹر اظہار الحق صاحب محترم ملک نواب دین صاحب (حال مقیم جرمنی) کے پوتی اور نواسہ ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری محمد اقبال گوندل صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور لکھتے ہیں کہ

مکرم مقبول احمد صدیقی صاحب ابن مکرم بشیر احمد صدیقی صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ و زعیم انصار اللہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی شادی محترمہ تسلیم اسماعیل صاحبہ دختر مکرم محمد اسماعیل منور صاحب نیو شالیمار ٹاؤن حلقہ گلشن راوی لاہور کے ساتھ مورخہ 13۔جنوری 2001ء بروز ہفتہ شادی گھر گلشن راوی لاہور منعقد ہوئی۔ مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور و محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کروائی۔

14۔جنوری 2001ء کو دعوت ولیمہ کا اہتمام گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں کیا گیا آخر میں محترم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ نے دعا کروائی۔ مکرم مقبول احمد صدیقی صاحب کا نکاح مورخہ 15۔دسمبر 2000ء کو بعد نماز جمعۃ المبارک بیت احمدیہ سمن آباد بجق مہر پچاس ہزار روپے مکرم اقبال احمد نجم صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا تھا۔ مکرم مقبول احمد صدیقی صاحب محترم حکیم محمد صدیق صاحب آف میانی ضلع سرگودھا رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے ہیں اور مکرم شکیل احمد صاحب صدیقی مربی سلسلہ کے بڑے بھائی ہیں۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆☆☆☆☆

سانحہ ارتحال

مکرم محبوب انور ملک صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے بڑے بھائی محترم مسعود انور ملک صاحب آف کویت حال ربوہ بعمر 62 سال مورخہ 13۔جنوری 2001ء بروز ہفتہ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے ہیں۔ موصوف ملک غلام سرور صاحب بھیروی کے فرزند اور منشا بھائی بجلی والے کے بڑے بھائی تھے دوسرے دن ان کا جنازہ محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے بیت المہدی میں بعد نماز عصر پڑھایا۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

☆☆☆☆

درخواست دعا

☆ مکرم چوہدری غلام حسن صاحب دارالنصر غربی (ب) ربوہ بعارضہ قلب فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں چند روز داخل رہنے کے بعد اب گھر آ گئے ہیں۔

☆ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمود مجیب صاحب ایڈووکیٹ کینیڈا شدید بیمار ہیں۔

☆ محترمہ منیرہ اقبال صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم اقبال صاحب گلشن بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔

ان سب کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

2۔ سنٹر فار کمپیوٹر انجینئرنگ اور انفارمیٹکس UET ٹیکسلا نے مندرجہ پروگرامز میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔

1-B.Sc Computer Engineering
2-B.Sc Information Technology
3-B.Sc Cmputer Science

داخلہ فارم 25 جنوری تک وصول کئے جائیں گے۔

(نظارت تعلیم)

○ یونیورسٹی آف سندھ جام شورو نے MA/ M.Sc. Criminology میں داخلہ کا اعلان کر دیا ہے۔ درخواست فارم 5۔ مارچ تک جمع کروائے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے ڈان 17۔جنوری دیکھئے۔

(نظارت تعلیم)

☆☆☆☆☆☆

تبدیلی نام

خاکسار نے اپنے بیٹے مبشر احمد کا نام تبدیل کر کے اب عطاء الحی ولد نصیر احمد ناصر رکھ لیا ہے۔ آئندہ اسے نئے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

نصیر احمد ناصر والد عطاء الحی
مکان نمبر 16/25 محلہ دارالعلوم وسطی ربوہ

☆☆☆☆

گمشدہ شاپنگ بیگ

ایک عدد شاپنگ بیگ جس میں کچھ ان سلے کپڑے تھے کہیں گر گیا ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دے۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ)

☆☆☆☆

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ 23 جنوری گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 6 زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

☆ بدھ 24 جنوری - غروب آفتاب: 5.38

☆ جمعرات 25 جنوری- طلوع فجر: 5-39

☆ جمعرات 25 جنوری- طلوع آفتاب: 7.04

8 لیگیوں کو قید اور جرمانہ سپریم کورٹ حملہ کیس میں 8 مسلم لیگیوں بابر اعوان' تنویر اختر شیخ- حافظ فاروق- انجم اقبال' عباس ملک' منور اعوان- محمد نسیم اور راجہ ظفر اقبال کو سزا سنادی گئی ہے سات ملزموں کو چار چار سال قید' اور چار چار ہزار روپے جرمانہ جبکہ ایک ملزم منور اعوان کو پندرہ ماہ قید اور دو ہزار روپے جرمانہ کیا گیا ہے- فاضل عدالت نے کہا ہے کہ گواہوں کے بیانات کی روشنی میں جرم ثابت ہے- جرم کی سزا تو بہت زیادہ ہے لیکن شعور بیدار کرنے کے لئے کم سزا دی گئی ہے- ملزمان نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہمیں نواز شریف کا ساتھی ہونے پر سزا دی گئی ہے- ہم بے گناہ ہیں- نواز شریف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے عدلیہ کا احترام کریں گے جن لوگوں نے قانون توڑا، منتخب وزیراعظم کو ہٹا کر اقتدار پر قبضہ کیا ان کو بھی عدالت سے سزا میں لایا جائے-

ملازموں کی ریٹائرمنٹ پنجاب حکومت نے 25 سال پورے کرنے والے ملازموں کی ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے- ریٹائرمنٹ پر مکمل پنشن اور مراعات دی جائیں گی- سرکاری ادارے عوامی اور نجی مشکلات بڑھا رہے ہیں ان کا عوامی اعتماد کمزور ہو گیا ہے- صوبائی وزیر خزانہ نے کہا کہ سرکاری ملازمین اور بیوروکریسی کا موجودہ حجم' تنخواہوں' پٹرول اور ٹرانسپورٹ کا خرچ قومی وسائل ضائع کر رہا ہے- غیر حاضر ملازمین کا احتساب ہونا چاہئے-

سمجھوتہ ایکسپریس پاکستان اور بھارت کے ریلوے حکام کے درمیان دونوں ملکوں میں چلنے والی سمجھوتہ ایکسپریس کو جاری رکھنے کا معاہدہ طے پا گیا ہے- ٹرین کے ڈبے اٹاری میں تبدیل ہوں گے- سلیپر کلاس کی سہولت بھی دے دی گئی ہے- پاکستان کا دو اضافی بوگیوں کا مطالبہ بھی تسلیم کر لیا گیا-

بغیر مانگے بخشش نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ سپریم کورٹ نے حکمرانوں کو آئین میں ترمیم کا وہ اختیار بھی دے دیا ہے جو خود سپریم کورٹ کے پاس بھی نہیں ہے نوابزادہ نصراللہ خاں نے پنجاب کونسل کے چوتھے سالانہ جمہوریت وکلاء کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عدلیہ نے حکمرانوں کو بغیر مانگے بخشش عطا کر دی ہے-

طالبان سے قریبی رابطہ وزیر خارجہ عبدالستار نے کہا ہے کہ افغانستان میں عالمی دباؤ کم کرنے کے لئے قریبی رابطہ قائم ہے عالمی برادری کو آمادہ کریں گے کہ صورتحال سے پرامن طور پر نمٹنے کے لئے افغان حکومت سے مل کر کام کرے- اور انسانی ہمدردی کی بنیاد پر امداد جاری رکھے- اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین ڈاکٹر ایس ایم زمان نے تمام این جی اوز' علماء اور مذہبی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ اختلافات بھلا کر پابندیوں کے خلاف افغان عوام کی بھرپور مدد کریں-

معطل اسمبلیوں کی قسمت کا فیصلہ وفاقی وزیر داخلہ معین الدین حیدر نے انکشاف کیا ہے کہ اسمبلیوں کی قسمت کا فیصلہ عام انتخابات کے لئے جاری ہونے والے شیڈول پیکج کے ساتھ کیا جائے گا فوڈ سٹریٹ گوالمنڈی لاہور میں وزیر داخلہ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ معطل اسمبلیوں سے کام لینے کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا- پہلے کی طرح اب ملک میں مایوسی اور خوف نہیں ہے-

سزائے موت ملتوی سپریم کورٹ نے سپاہ صحابہ کی درخواست پر صادق گنجی کے قتل میں ملوث حق نواز کی سزائے موت کی تاریخ ملتوی کر دی ہے- اس پر سپاہ صحابہ نے مظاہروں کی کال واپس لے لی ہے-

ٹرین لوٹ لی گئی ملتان سے لاہور آنے والی نان سٹاپ ٹرین موسیٰ پاک کو ڈاکوؤں نے اوکاڑہ کے قریب لوٹ لیا-

بقیہ صفحہ 1

اصل بات ہے تحفے کے نتیجے میں دلوں کی خوشی درکار ہوتی ہے وہی مقصود ہوتی ہے اس کا دل اتنا خوش کر دو کہ تمہیں یقین ہو جائے کہ بدلا اتر گیا ہے- میرا تجربہ ہے بعض لوگوں کو تحفہ دیا جائے تو اتنا زیادہ شکر کا اظہار کرتے ہیں کہ آدمی شرمندہ ہو جاتا ہے یہ وہم بھی باقی نہیں رہتا کہ اس کے اوپر کچھ باقی چڑھا ہوا ہے انسان اس کے اظہار شکر کا ممنون ہو کر زیر بار ہو جاتا ہے-

تو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی انسانی فطرت پر بہت گہری نظر تھی- اور ایک دنیا کے عظیم معلم کے طور پر لازم تھا کہ آپؐ کو فطرت کے گہرے راز سکھائے جائیں- پس ہر موقعے کی ہر موقعے اور محل کے مطابق اس کی مناسبت سے نصیحت آپؐ نے فرمائی ہے اور کوئی پہلو کوئی تعلیم و تربیت کا پہلو باقی نہیں چھوڑا-

(از خطبہ 9 دسمبر 1994ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

کوٹھی برائے فروخت
دارالصدر غربی ربوہ A-1/11-B-1/11 حلقہ بیت القمر کوٹھی دو کنال- ایک کنال خالی ایک کنال تعمیر شدہ آٹھ کمرے سمیت ڈرائنگ روم 2 باتھ روم- 2 کچن 2 ڈائننگ روم- 2 صحن بہترین کنسٹرکشن ٹھنڈے گرم پانی کا انتظام گیزر ٹیوب ویل- بجلی گیس بمعہ دو فون کارنر پلاٹ لوکیشن بہت اچھی- قیمت انتہائی مناسب
رابطہ: مسز محمد امین خان فون نمبر 211236

دانتوں کا معائنہ مفت ☆☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن
فون آفس 212764 ☆ گھر 211379

اکسیر موٹاپا
موٹاپا کو دور کرنے کے لئے جڑی بوٹیوں سے تیار شدہ ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے-
قیمت فی ڈبی 50 روپے کورس تین ماہ (3 ڈبیاں)
بذریعہ ڈاک منگوائی جا سکتی ہے- ڈاک خرچ -/30 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گول بازار ربوہ
فون نمبرز 211434-212434

نئی ربوہ فون ڈائریکٹری
میں اشتہارات کی بکنگ اور فون نمبرز کے اندراج اور درستگی کے لئے فوری رابطہ کریں
تنویر احمد علوی 1/21 دارالعلوم جنوبی
0320-4865880 رابطہ 24 گھنٹے
214352 صبح 9:15 سے 11:00 بجے تک

پرانی ضدی امراض کیلئے کیوریٹو ادویات
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل 39 سال سے جدید ہومیوپیتھک ادویات کے ذریعہ خدمت خلق کر رہی ہے۔ 39 سالہ ریسرچ کے نتیجہ میں 700 ہومیوپیتھک مرکب ادویات پیش کرنے میں یہ ادارہ دنیا بھر میں منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ ذیل میں چند کورسز درج ہیں۔

● چھوٹا قد کورس	150/-	● کثرت پیشاب کورس	70/-
● بے بی گروتھ کورس	50/-	● مٹی چھوڑ کورس	35/-
● گنٹھیا کورس	130/-	● درد دل (انجائنا) کورس	210/-
● کمزوری حافظہ کورس	70/-	● پتھری گردہ کورس	320/-
● پتھری پتہ کورس	300/-	● کمزوری نظر مطالعہ کورس	120/-
● شوگر کورس	185/-	● پھلبہری کورس	200/-
● موٹاپا کورس	140/-	● مقوی دل کورس	100/-
● کمزوری جسم کورس	190/-	● دھڑکن دل کورس	200/-
● ٹی بی کورس	100/-	● پولیو کورس	270/-
● قبض کورس	75/-	● ٹانسلز کورس	100/-
● دمہ کورس	100/-	● اٹھرا کورس	175/-
● بال جھڑ کورس	65/-	● درد گردہ کورس	300/-
● بواسیر کورس	70/-	● پائیوریا کورس	105/-
● جلن پیشاب کورس	70/-	● پراسٹیٹ کورس	215/-

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹس سے یا براہ راست ہیڈ آفس لکھ کر طلب فرمائیں۔
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان
فون :- ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 سیلز 419 فیکس 212299 (92-4524)

CPL No. 61